رابن ہڈ اور شاہ رچرڈ

تاج کمپنی لمیٹڈ ریلوے روڈ، لاہور

رابن ہڈ اور شاہ رچرڈ

تاج کمپنی لمیٹڈ ریلوے روڈ، لاہور

تاریخی کہانیاں

رابن ہڈ اور شاہ رچرڈ

خلیل احمد

ناشران

تاج کمپنی لمیٹڈ۔ قرآن منزل لاہور

Mohit

تاریخی کہانیاں

رابن ہڈ اور شاہ رچرڈ

ایک روز رابن ہڈ اپنے خاص جنگل میں پھر رہا تھا۔ کہ اس نے دیکھا۔ کہ قریباً تیرہ پادری آہستہ آہستہ جا رہے ہیں۔ اُن کے آگے آگے لاٹ پادری معلوم ہوتا تھا۔ رابن ہڈ اِنگلستان کی تاریخ میں بہت بڑا ڈاکو گزرا ہے لیکن اُسے صحیح معنوں میں ڈاکو نہیں کہا جا سکتا۔ کیونکہ وُہ امیروں کا مال لُوٹ کر غریبوں کو تقسیم کر دیا کرتا تھا۔ وُہ بادشاہ کا بھی مخالف تھا۔ لیکن وُہ

کہا کرتا تھا کہ بادشاہ کے امراء وزراء بڑے نالائق۔ خود غرض اور رشوت خور ہیں۔ اگر بادشاہ مُلک پر اچھی طرح اور انصاف سے حکومت کرنا چاہتا ہے تو ضروری ہے کہ اس کے مشیر نیک نیّت اور رعایا کے خیر خواہ ہوں۔

وُہ پادریوں سے خاص طور پر نفرت کیا کرتا تھا۔ کیونکہ اس کا خیال تھا کہ شاہ رچرڈ کے عہد کے پادری بھی دولت سمیٹنے کی فکر میں ہیں اور مذہب کی آڑ میں شکار کھیلتے ہیں۔ چُنانچہ وُہ جہاں کہیں کوئی پادری دیکھتا تھا اس کو تو ضرور لُوٹ کر ان کا مال غریبوں میں تقسیم کیا کرتا تھا۔

چُنانچہ جب اس نے تیرہ پادریوں کو دیکھا تو گھوڑا دوڑا کر وہاں پُہنچا۔ اور روپے کا مطالبہ کیا۔

لاٹ پادری نے کہا "ایسا معلوم ہوتا ہے
کہ تُم رابن ہُڈ ہو"۔
رابن ہُڈ نے جواب دیا۔
"تُم درست کہتے ہو"۔
لاٹ پادری نے کہا "اچھّا! تو بات یہ ہے۔
کہ مَیں شاہ رچرڈ کی طرف سے آیا ہُوں۔
جہاں پناہ نے مجھے یہ حُکم دیا ہے۔ کہ
تُم تک یہ پیغام پہنچا دُوں کہ وُہ تم
سے مُلاقات کرنا چاہتے ہیں۔ یہ انگوٹھی
دیکھ لو۔ غالباً اب تو تمہیں یقین آ گیا
ہوگا کہ مَیں شاہ رچرڈ کی طرف سے
آیا ہُوں"۔
رابن ہُڈ نے انگوٹھی ہاتھ میں لے کر
دیکھا۔ وُہ واقعی بادشاہ کی انگوٹھی تھی۔
وُہ حیران تھا۔ کہ بادشاہ کو اس سے
کیا کام ہے۔ اس نے لاٹ پادری سے
پُوچھا:۔

"بادشاہ مجھ سے کیا چاہتے ہیں؟ خیر کچھ بھی ہو میں ضرور جاؤں گا۔ لیکن وہاں جانے سے پیشتر میں تمام پادریوں کو دعوت دینا چاہتا ہوں"۔

لاٹ پادری نے یہ دعوت بڑی خوشی سے قبول کی۔ لیکن اس کے دل میں خیال پیدا ہوا کہ کہیں دعوت کے بہانے وہ ہم سب پادریوں کو قتل نہ کر دے لیکن دوسرے لمحہ میں اس کا یہ خیال زائل ہو گیا۔ کیونکہ وہ رابن ہڈ کے اخلاق سے واقف تھا۔ اگرچہ وہ ڈاکو تھا۔ لیکن جنگل کا بادشاہ تصور کیا جاتا تھا۔ مہمان کی خاطر داری میں کوئی دقیقہ باقی نہیں چھوڑتا تھا۔

رابن ہڈ ان کو جنگل میں اپنی قیامگاہ کی طرف لے گیا۔

رابن ہڈ نے جنگل میں پہنچ کر ناد بجایا۔

تھوڑی دیر کے بعد سبز لباس پہنے ہوئے اس کے سپاہی درختوں میں سے نکل آئے آتے ہی وہ رابن ہڈ کے سامنے جھکے اور پھر اپنی اپنی جگہ پر جا کر بیٹھ گئے۔

لاٹ پادری نے یہ طور طریق دیکھ کر محسوس کیا کہ یہ رابن ہڈ بھی بالکل بادشاہ ہی بنا ہوا ہے۔

جب کھانا کھانے کا وقت آیا تو نہایت اعلےٰ کھانا چُنا گیا۔ لاٹ پادری دیکھ کر حیران رہ گیا۔ رابن ہڈ مذہب کا بھی پکا آدمی معلوم ہوتا تھا۔ کیونکہ کھانے سے پہلے ایک بھروپیا سا پادری کھڑا ہوا اور اس نے انجیل کی دُعا مانگی۔ پھر سب نے کھانا شروع کر دیا۔ کھانے میں ہرن کا گوشت بھی تھا۔ شراب اعلیٰ قسم کی سامنے رکھی گئی۔ غرض کہ لاٹ پادری اور اس کے ساتھی پیٹ بھر کھانا کھا کر

بہت محظوظ ہوئے۔ پہلے تو اُن کا یہ خیال تھا کہ شاید جنگل میں کھانے کے لئے کام کی چیز کچھ نہ ملے گی۔

لاٹ پادری نے ایک بات پیدا کی "معلوم ہوتا ہے کہ تم بادشاہ کے ہرن مار کر کھاتے ہو؟"

بچّو! یہ یاد رکھو کہ ان دنوں ہرن کا شکار کرنا صرف بادشاہ کو ہی زیب دیتا تھا۔ اِس لئے جنگل میں تمام ہرن بادشاہ کی اپنی ملکیّت سمجھے جاتے تھے۔

رابن ہُڈ نے کہا "میرے دوست! کیا تُم یہ چاہتے ہو کہ مَیں اپنے ان کڑیل اور بانکے جوانوں کو بھوکوں ماروں؟"

لاٹ پادری نے جواب دیا "بے شک ان کو بھوکوں تو نہیں مارنا چاہیئے لیکن کیا ہی اچھّا ہو۔ اگر ایسے جوان بادشاہ کی مُلازمت کریں"۔

رابن ہڈ نے جواب دیا۔ "اگر بادشاہ کے امراء وزراء اتنے خود غرض اور رشوت خور نہ ہوں تو ہم ہر وقت شاہ رچرڈ کی ملازمت کرنے کو تیار ہیں۔ ہم ایک لمحہ میں اپنی موجودہ زندگی کو ختم کر سکتے ہیں"۔

لاٹ پادری نے پھر کہا۔ "رابن ہڈ! بات سنو، اگر میں کوشش کروں کہ شاہ رچرڈ تمہارے سارے قصور معاف کر دے تو کیا تم اور تمہارے ساتھی بادشاہ کے وفادار ملازم بن جائیں گے؟"

رابن ہڈ نے جواب دیا۔ "میں آپ کی موجودگی میں ہی اپنے ساتھیوں سے پوچھتا ہوں"۔

اس کے بعد وہ اپنے بہادر دوستوں سے مخاطب ہوا۔ "بہادرو! اگر تم سے یہ کہا جائے کہ تم جنگل کی یہ زندگی چھوڑ کر بادشاہ کی خدمت میں چلے جاؤ تو کیا تم منظور

کر لوگے؟"

اس پر تمام آدمی کھڑے ہو گئے اور سب نے چلّا کر کہا۔

ہم سب شاہ رچرڈ کی ملازمت کے لئے تیار ہیں۔ "شاہ رچرڈ زندہ باد!"

رابن ہڈ نے لاٹ پادری کی طرف غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔

"اب آپ کو علم ہو چکا ہو گا کہ بادشاہ کے متعلق ہمارا کیا جذبہ ہے؟"

لاٹ پادری کو اس سے زیادہ یقین کے لئے کیا ثبوت ہو سکتا تھا۔ وہ فوراً کھڑا ہو گیا۔ لاٹ پادری کا لبادہ اس نے اُتار کر پھینک دیا اور سامنے شاہ رچرڈ کھڑا تھا۔

رابن ہڈ اور اس کے ساتھی فوراً اپنے بادشاہ کے سامنے دو زانو ہو گئے۔ اور اس کے بعد وہ شاہ رچرڈ کے وفادار غلام بن گئے۔

بھیڑیا اور ایک بزرگ

کہتے ہیں کہ اٹلی کے ایک شہر کے ارد گرد ایک بھیڑیا گھوما کرتا تھا۔ وہ اتنا خوفناک تھا کہ جانوروں اور انسانوں پر بھی ہاتھ صاف کیا کرتا تھا۔ چاروں طرف اس کی دہشت سی پھیل گئی۔ ہر گھر میں اس کے چرچے تھے۔ لوگ اپنے گاؤں سے دور نہیں نکلتے تھے۔ ایک ہولناک سی سنسنی ہر وقت چاروں طرف چھائی رہتی تھی۔ کسی کو ذرا دور جانا ہوتا تھا تو دو دو چار چار آدمی اکٹھے ہتھیار باندھ کر جایا کرتے تھے،

ایک دن ایک عیسائی بزرگ جن کا نام فرانسس تھا۔ اِس شہر میں آئے۔ آپ خدا رسیدہ بزرگ تھے۔ اچھے اعتقاد والے اُن کے گرد جمع ہوئے۔ اور عرض کی "اِس بھیڑیئے نے تو ناک میں دم کر رکھا ہے جانور بھی کھا جاتا ہے اور اِنسان کو بھی نہیں چھوڑتا" آپ بڑی دلیری سے کہنے لگے۔

"کوئی بات نہیں ہم بھیڑیئے کو سمجھا دیں گے"۔ کسی نے یہ خیال کیا کہ شاید یہ بزرگ مذاق کر رہے ہیں۔ کسی نے یہ سمجھا کہ کسی اچھے شکاری سے یہ بات کہنی چاہیئے تھی۔ ایک مذہبی بزرگ سے شکایت کرنے کا کیا مقصد تھا۔ بلکہ وہ کسی کی جان لینا بڑا گناہ سمجھتے ہیں۔

بزرگ نے کہا "تم میرے متعلق کوئی وہم نہ کرو۔ میں بغیر ہتھیار کے ہی اِس

وحشی کو قابو کر لوں گا۔"

اب بعض لوگوں کے لئے تو یہ تماشہ سے کم نہ تھا۔ اب ان کے پیچھے پیچھے ہو لئے کہ دیکھیں یہ بزرگ کس طرح اس خوفناک جانور کو رام کرتے ہیں۔ لیکن ڈر کے مارے ذرا دُور ہی رہے حالانکہ وُہ بہت زیادہ تھے اور بزرگ اکیلے ہی بغیر ہتھیار کے اپنی رُوحانی قوت سے جانور کو مطیع کرنے جا رہے تھے۔

بھیڑیئے نے دُور سے ہی بزرگ کو دیکھا بس کیا تھا چھلانگیں لگاتا چیخیں مارتا اور بڑے بڑے سفید دانت باہر نکالے ہوئے۔ اِس طرح دَوڑا گویا ابھی جا کر تکّا بوٹی کر دے گا۔ لوگوں کو بھی نظر آ رہا تھا۔ کہ ابھی جھپٹا کہ جھپٹا۔ چیخیں بڑی خوفناک تھیں۔ لوگ سہم گئے۔ لیکن بزرگ پر بالکل اثر نہ ہُوا۔ وہ بڑے اطمینان

سے بھیڑیئے کی طرف چلتا گیا۔ بھیڑیئے پر بھی بڑا اثر ہُوا۔ کہ دُوسرے اِنسان تو اس کی صُورت دیکھتے ہی بھاگ کھڑے ہوتے ہیں۔ لیکن یہ نڈر آدمی اس کی طرف چلا آ رہا ہے۔ پھر بزُرگ نے کہا۔

"بھائی بھیڑیئے! مَیں تمہیں خدا کی طرف سے یہ حُکم دینے آیا ہُوں۔ کہ تم کِسی جانور یا کِسی اِنسان کو گزند نہ پہنچاؤ اب آؤ میرے پاس"

یہ بات سُنتے ہی بھیڑیئے کا جبڑا ڈھیلا ہو گیا۔ وہ بھیڑیا سے بھیڑ بن گئی بڑے آرام سے آگے بڑھا اور بزُرگ کے قدموں میں لیٹ گیا۔ لوگ یہ دیکھ کر حیران ہی رہ گئے کہ اِس بزُرگ نے کیا جادُو چلایا ہے کہ یہ وحشی چُوں تک نہیں کر سکا"

اس کے بعد بزُرگ نے اسے کہا۔

"میرے بھائی! تم نے اِس علاقے میں بڑا نقصان پہنچایا ہے۔ تم نے نہ صرف جانور ہلاک کیئے بلکہ اِنسانوں کو بھی نہیں چھوڑا۔ تم جانتے ہو۔ اِنسان کو تم ایک نہ ایک دن اس کے ہتھے چڑھ ہی جاتے۔ اور وہ تمہیں ہلاک کر ہی دیتا آخر اِنسان کو تمہارا تدارک کیئے بغیر آرام کیسے ہو سکتا تھا۔ اور تم نے فعل بھی ایسا کیا ہے کہ تمہیں فوراً پھانسی پر لٹکا دینا چاہیئے۔ لیکن مَیں تمہاری جان لینے نہیں آیا۔ اگر تم چاہو تو مَیں تمہاری اور شہر کے لوگوں کی صُلح کرا دُوں۔ اس سے تمہاری زندگی بھی اچھی گزر جائیگی اور لوگوں کی بھی"۔

اِس پر بھیڑیئے نے اپنا سر جھکا لیا اور اپنی دُم اِدھر اُدھر ہلانے لگا۔ گویا اسے یہ معاہدہ منظور ہے۔ پھر بزرگ

نے کہا۔

"بھائی! میں تم سے وعدہ کرتا ہوں۔ کہ یہاں کے لوگ تمہیں اچھی سے اچھی خوراک عمر بھر دیتے رہیں گے۔ بشرطیکہ تم یہ وعدہ کرو کہ تم کبھی کسی کو نقصان نہیں پہنچاؤ گے"۔

ایک بار پھر بھیڑیئے نے سر جھکا لیا۔ گویا وہ وعدہ کرتا ہے۔

بعد ازاں بزرگ نے بھیڑیئے کو حکم دیا۔ "آؤ شہر چلیں، بھیڑیا بزرگ کے پیچھے پیچھے یوں چلنے لگا گویا کوئی پالتو کتا جا رہا ہے"۔

لوگوں کی یہ حالت کہ حیران ہی ہو گئے تھے، بعض کو تو اپنی آنکھوں پر یقین نہیں آتا تھا۔ کئی آدمیوں نے آنکھیں مل کر دیکھا۔ کہ کہیں وہ تو خواب نہیں دیکھ رہے۔ کہیں ان کی آنکھوں کو دھوکا

تو نہیں ہُوا۔

شہر میں بجلی کی طرح یہ خبر پھیل گئی کہ بزُرگ نے بھیڑیئے کو رام کر لیا ہے۔ اور وُہ شہر کی طرف لئے آ رہا ہے۔ بچّے۔ بُوڑھے۔ اور عورتیں یہ تماشا دیکھنے کے لئے گھروں سے باہر نکل آئیں۔ ہر شخص ششدر رہ گیا کہ اس بزُرگ میں کتنی طاقت ہے۔

شہر کے چوک میں اس بزُرگ نے سب لوگوں کو اکٹھے کر کے تقریر کی اور کہا۔

"میرے بھائیو! یہ بات سُن لو کہ ہمارے بھائی بھیڑیئے نے وعدہ کیا ہے کہ وُہ کسی جانور یا انسان کو نقصان نہیں پہنچائیگا۔ تم یہ وعدہ کرو کہ جب تک بھیڑیا زندہ ہے اسے خوراک دیتے رہو گے"۔

سب لوگوں نے بیک آواز وعدہ کیا۔
اُس دِن سے بھیڑیئے نے شہر میں ہی اپنی رہائش اختیار کی - کبھی اُسے سڑک پر بیٹھے ہی خوراک مِل جاتی اور کبھی وُہ ہر گھر میں بے تکلّف چلا جاتا۔ اور اپنی خوراک حاصِل کرتا - اس نے کِسی کو نُقصان نہ پہنچایا۔

جون آف آرک

یہ اُن دِنوں کا واقعہ ہے جبکہ انگریز فرانس پر بھی قبضہ جمائے بیٹھے تھے شہر چینان کے قلعے میں بہت سے لوگ کھڑے ہوئے کسی کا اِنتظار کر رہے تھے۔ ان میں فرانس کا بادشاہ چارلس اور ملکہ بھی موجود تھی۔ باقی امراء وزراء ان کے ساتھ تھے۔ سب نے بڑے فاخرہ لباس پہن رکھے تھے۔ البتّہ شاہ فرانس معمولی لباس میں تھا اور وُہ امراء وزراء کے پیچھے کھڑا تھا۔

وُہ سب کِسی کے اِنتظار میں باتیں کر رہے تھے۔ اچانک دروازہ کھُلا۔ اور سترہ برس کی الّھڑ دیہاتی دوشیزہ اندر آئی۔ حیا کی ایک ہلکی سی لہر اس کے چہرے پر دَوڑ گئی۔ کیونکہ پہلی بار وُہ اِس قِسم کی محفل میں آئی تھی۔ گاؤں کی لڑکی نے آج تک بادشاہ کو نہیں دیکھا تھا لیکن امراء اور وزراء کی حیرت نہ رہی جب انہوں نے دیکھا کہ وُہ لڑکی سیدھی بادشاہ کے پاس گئی۔ حالانکہ بادشاہ نے اُس وقت بھیس بدل کر بالکل معمولی سا لباس پہنے ہُوئے تھا۔

وُہ بادشاہ کے سامنے جُھک گئی۔ پھر اس کا ہاتھ بھینچ کر کہا" جہاں پناہ! مجھے خُدا نے بھیجا ہے کہ مَیں فرانس کو انگریزوں کی لعنت سے پاک کر دُوں۔ مَیں آپ کو ٹھہر رائمز تک لے جانا چاہتی ہُوں۔ جہاں

آپ کی تاجپوشی ہو گی"۔

چارلس تاج و تخت کا صحیح حقدار تھا لیکن انگریزی فوجیں فرانس میں موجود تھی۔ انگلستان کے سیاست دان یہ نہیں چاہتے تھے کہ چارلس تخت پر بیٹھے۔ چنانچہ ابھی تک فرانس پر انگریزوں کا ہی قبضہ تھا۔

اس وقت اُمراء اور وزراء اِس دیہاتی لڑکی کی بہادری پر حیران سے رہ گئے۔ کہ وُہ کس طرح یہ دعوٰے کر رہی ہے۔ کہ وہ فرانس کو بچلائے گی۔ کئی برس سے فرانس پر انگریز حکومت کر رہے تھے، انگریزی فوجیں فرانس بھر میں تاخت و تاراج کرتی پھرتی تھیں۔ فرانس کی آزادی کو چھین لیا گیا تھا۔ اور فرانس کے بچے بچے کے سینے میں بغاوت کی آگ سلگ رہی تھی۔ لیکن کسی مُلک میں غداروں کی کمی

نہیں ہوتی - بعض فرانسیسی ایسے بھی تھے۔ جنہوں نے مُلک میں عُہدے سنبھال لیے تھے - اور وُہ انگلستان کے بادشاہ کی حمایت کرتے تھے - انگلستان کی یہ خواہش تھی کہ فرانس کو بالکل ہی غُلام بنا دیا جائے فرانس کی فوجیں اور کپتان انگریزوں کو شکست نہ دے سکے - اب یہ گاؤں کی چھوکری کیا کرے گی ؟

اس پر بہت سے جرنیل اس کا مضحکہ اُڑانے لگے - لیکن اِس دوشیزہ نے سب پر ثابت کر دیا - کہ وُہ سب کچھ کر سکتی ہے وُہ ۱۳ برس کی تھی تو اس نے لوگوں کو بتایا کہ اُسے "آوازیں سُنائی دیتی ہیں اور بعض صُورتیں بھی نظر آتی ہیں - یہ صُورتیں اور آوازیں فرشتوں اور پیغمبروں کی تھیں انہوں نے جون آف آرک کو یہ حکم دیا تھا کہ وہ فرانس کو دُشمن کے پنجے

سے بچائے بہت سے لوگوں نے جون کی جب
یہ باتیں سُنیں تو وہ ہنسنے لگے۔ باپ نے
بہت زور لگایا کہ وہ ان باتوں سے باز
آجائے اور صرف گلّہ چرایا کرے لیکن
وہ اپنی دُھن میں مست رہی۔ وہ قریب
کے ایک شہر میں ایک فرانسیسی کپتان
کے پاس گئی اور اپنی آوازوں اور صورتوں
کے متعلق بتایا۔ لیکن کپتان نے حُکم دیا۔
کہ اس پاگل لڑکی کو کوڑے لگا کر واپس
گاؤں پہنچایا جائے۔

لوگ مذاق کرتے رہے۔ پھر بوڑھے
لوگ کہنے لگے کہ انہوں نے سُن رکھا تھا۔
کہ ایک دن فرانس کو ایک عورت بچائیگی۔
چنانچہ بہت سے لوگ جون کی باتوں پر
یقین کرنے لگے۔ جس جرنیل نے اس کو
کوڑے لگوائے تھے۔ اس کے دِل میں
بھی تبدیلی پیدا ہو گئی۔ چنانچہ اس نے

جون کو بادشاہ کے پاس بھجوایا ۔

اس وقت انگریزی فوجیں شہر اورلینز پر قبضہ کرنے پر تلی ہوئی تھیں شہر کو انگلستانی فوجوں نے گھیر رکھا تھا۔ جون آف آرک ان کو شکست دینے کے لئے روانہ ہوئی، وہ اپنی فوج کی کمان کر رہی تھی۔ ملک کا جھنڈا اس کے ہاتھ میں لہرا رہا تھا، وہ زرہ بھی پہنے ہوئے تھی۔ تلوار اس کے پہلو میں لٹک رہی تھی۔ اگرچہ اس نے عمر بھر میں کبھی تلوار نہیں چلائی تھی ۔

اورلینز میں انگریز سپاہی جون آف آرک کا مذاق اڑایا کرتے تھے۔ لیکن جب یہ دوشیزہ فوج لے کر پہنچی تو پہلی رات ہی صفوں کو چیرتی ہوئی اورلینز شہر میں پہنچ گئی، اب انگریزی فوجوں کو فکر دامنگیر ہوئی۔ اور لینز کے رہنے والوں نے سچ مچ یہ محسوس کیا کہ جون آف آرک

آسمان سے اُتر کر فرانس کو بچانے آئی ہے۔
یہاں تک کہ جب وہ گزرتی تو لوگ اس کے
پاؤں کو بوسہ دیتے ؎

اور پینز میں جون آف آرک نے ایسی
بہادری کے کارنامے دکھلائے کہ انگریزی
فوجوں کو بھیڑوں کی طرح ہانک کر فرانس
سے باہر نکال دیا۔ کئی جگہ لڑائیاں ہوئیں
لیکن جون کے ساتھ خدا کی طاقت تھی۔
اِس لئے کوئی دُوسری طاقت اس کے راستے
میں نہیں ٹھہر سکتی تھی ؎

جون آف آرک کو یہ بشارت ہوئی تھی
کہ پانچ مہینے کے اندر تم فرانس کے شاہ
چارلس کو تخت پر بٹھا دو گی۔ چنانچہ ایسا
ہی ہُوا پانچ مہینے کے اندر رائمز کے گرجا
گھر میں بادشاہ کی رسم تاجپوشی ادا کردی
گئی ؎

انگریز دانتوں سے اُنگلیاں کاٹتے تھے کہ

جون کو بادشاہ کے پاس بھجوا یا ۔

اس وقت انگریزی فوجیں شہر اورلینز پر قبضہ کرنے پر تلی ہوئی تھیں شہر کو انگلستانی فوجوں نے گھیر رکھا تھا۔ جون آف آرک ان کو شکست دینے کے لئے روانہ ہوئی، وہ اپنی فوج کی کمان کر رہی تھی۔ ملک کا جھنڈا اس کے ہاتھ میں لہرا رہا تھا، وہ زرد بھی پہنے ہوئے تھی۔ تلوار اس کے پہلو میں لٹک رہی تھی۔ اگرچہ اس نے عمر بھر میں کبھی تلوار نہیں چلائی تھی ۔

اورلینز میں انگریز سپاہی جون آف آرک کا مذاق اڑایا کرتے تھے۔ لیکن جب یہ دوشیزہ فوج لے کر پہنچی تو پہلی رات ہی صفوں کو چیرتی ہوئی اورلینز شہر میں پہنچ گئی، اب انگریزی فوجوں کو فکر دامنگیر ہوئی۔ اور لینز کے رہنے والوں نے سچ مچ یہ محسوس کیا کہ جون آف آرک

آسمان سے اُتر کر فرانس کو بچانے آئی ہے۔ یہاں تک کہ جب وہ گزرتی تو لوگ اس کے پاؤں کو بوسہ دیتے ؛

اور لینز میں جون آف آرک نے ایسی بہادری کے کارنامے دکھلائے کہ انگریزی فوجوں کو بھیڑوں کی طرح ہانک کر فرانس سے باہر نکال دیا۔ کئی جگہ لڑائیاں ہوئیں لیکن جون کے ساتھ خدا کی طاقت تھی۔ اس لئے کوئی دُوسری طاقت اس کے راستے میں نہیں ٹھہر سکتی تھی ؛

جون آف آرک کو یہ بشارت ہوئی تھی کہ پانچ مہینے کے اندر تم فرانس کے شاہ چارلس کو تخت پر بٹھا دو گی۔ چنانچہ ایسا ہی ہُوا پانچ مہینے کے اندر رائمز کے گرجا گھر میں بادشاہ کی رسم تاجپوشی ادا کر دی گئی ؛

انگریز دانتوں سے اُنگلیاں کاٹتے تھے کہ

اُن کے لئے ڈوب مرنے کا مقام ہے۔ آج تک وہ فرانسیسی فوجوں سے مات نہ کھا سکے۔ لیکن سترہ سال کی ایک دوشیزہ نے اُن کو مُنہ کے بل گرا دیا۔ وہ کہتے تھے کہ یہ جادُوگرنی ہے۔ اور اگر وُہ ان کے ہتھے چڑھ گئی تو وُہ اسے زندہ جلا دیں گے۔

بادشاہ کی رسم تاجپوشی کے بعد اس نے رُخصت چاہی۔ کیونکہ اس کا کام یہاں تک ہی تھا۔ لیکن بادشاہ نے کہا کہ وہ ابھی کچھ مدت اور ٹھیر جائے وہ ٹھیر گئی۔

شاہ چارلس اوّل درجے کا نالائق اور بے وقُوف بادشاہ ثابت ہوُا۔ تاجپوشی کے بعد امیروں اور وزیروں کی بن آئی۔ بادشاہ نالائق ہو تو اس کے مشیر کھل کھیلتے ہیں۔ غدّار تو مُلک میں پہلے ہی موجُود تھے

بادشاہ کی کمزوری سے انہوں نے فائدہ اُٹھایا۔ انگریزوں نے فرانس میں پھر ریشہ دوانیاں شروع کر دیں۔ انگریزوں نے اشارہ کر دیا۔ اور غدّار فرانسیسیوں نے اسے گرفتار کرکے انگریزوں کے ہاتھ دیدیا اب ایک غدّار قِسم کی عدالت بھی بنائی گئی جس میں جون آف آرک کا مقدّمہ پیش ہؤا۔ اِس مقدّمے میں جون آف آرک پر جتنے سوالات کئے گئے۔ اس نے معقول جواب دیا۔ لیکن عدالت نے یہ فیصلہ دیا کہ یہ عورت جادُو گرنی ہے۔ اِس لئے اسے زندہ جلا دیا جائے۔

اِس دوشیزہ کو ان ظالموں نے زندہ جلا دیا۔ جس طرح وُہ زندگی میں بے خوف تھی۔ اسی طرح موت کا مقابلہ بھی اس نے خندہ پیشانی سے کیا۔

جون کو تو زندہ جلا دیا گیا۔ لیکن انگریزوں

کی بے ایمانی کی وجہ سے جون آف آرک زندہ جاوید ہو گئی۔ بعض فرانسیسیوں نے غدّاری کی۔ لیکن ان غدّاروں کا نام بھی کسی کو یاد نہیں۔ جون اب تک دُنیا کے کونے کونے میں زندہ ہے۔ آج انگریز اور فرانسیسی دونوں یہ کہہ رہے ہیں کہ جون آف آرک دُنیا کی بہت بڑی شخصیتوں میں سے تھی۔ آج اس کے مجسمے فرانس میں نظر آتے ہیں۔ وہی فرانس جس نے زندگی میں اس کی قدر نہ کی موت کے بعد اِس کو زندہ جاوید کر دیا۔

سلسلہ ارکان اسلام

از مولوی بدر الدین صاحب بدر جالندھری

الاذان

اسلام کے ارکان احکام۔ اذان کی ضرورت، طریقہ، مطلب، فضیلت وغیرہ

الصلوٰۃ

نماز کا مطلب، ضرورت، فائدہ، وقت، رکعتیں، نیت وغیرہ

الصوم

روزے کا مطلب، ضرورت، فائدہ، حکم، ایام، قسمیں، طریقہ، تکمیل، مجبوری، اعتکاف وغیرہ

الطہارت

طہارت کی ضرورت، مطلب، طریقہ، حکم، وضو اور غسل کا طریقہ اور آداب وغیرہ

الجماعت

جماعت کا مطلب، فائدے، مقصد، طریقہ، مقتدی، امام، احکام وغیرہ

الزکوٰۃ

زکوٰۃ کا مطلب، ضرورت، فائدہ، حکم، نصاب، شرح، مصرف، ادائیگی اور صدقہ وغیرہ

الحج

حج کا مطلب، فائدہ، حکم، جگہ، تاریخ، تیاری، سفر، آداب اور عید الضحیٰ، قربانی وغیرہ

تاج کمپنی لمیٹڈ۔ قرآن منزل لاہور

مکمل فہرست دفتر سے چٹھی لکھ کر طلب فرمادیں

کلیم پریس کراچی

۳۰

علامہ سید ابوالاعلیٰ مودودی کے

پانچ خطبات

بار بار پڑھنے کے قابل

حقیقتِ اسلام اس میں کلمہ طیبہ کے معنی، اسلام اور کفر کے بنیادی فروق اور مسلمان کی تعریف پر آٹھ عناوین کے ماتحت نہایت مدلل و مفصل بحث کیگئی ہے

حقیقت صوم وصلوٰۃ۔ اس میں عبادت کے اسلامی مفہوم پر روشنی ڈالنے کے بعد نماز کے اخلاقی و اجتماعی فوائد نیز روزہ کے فلسفہ اور اسکی رُوح کو شرح و بسط کے ساتھ سات عناوین کے ماتحت بیان کیا گیا ہے۔

حقیقتِ زکوٰۃ۔ اس میں زکوٰۃ کی حقیقت اس کی اہمیت اور اس کے بے نظیر فائدوں کی تشریح پانچ عناوین کے ماتحت کی گئی ہے۔

حقیقتِ حج۔ اسمیں حج کی اصلیت، اسکی تاریخ، اسکے فوائد اور حج کی عالمگیر اجتماعیت کو چار عناوین کے ماتحت نہایت شرح و بسط سے بیان کیا ہے۔

حقیقتِ جہاد۔ اسمیں اسلامی جہاد کی حقیقت اور اہمیت، جہاد کا مقصد اور جہاد فی سبیل اللہ کی تعریف کو تین عناوین کے ماتحت بیان کیا گیا ہے

تاج کمپنی لمیٹڈ۔ قرآن منزل لاہور

مکمل فہرست دفتر سے چٹھی لکھ کر طلب فرما دیں

کلمہ پریس کراچی

بچوں کے لئے نہایت ضروری ہے

مذہبی کتابوں کا سٹ

حیات النبی۔ سیرت مقدس آنحضرت سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم حجم ۸۰ صفحات ۔

سیرت الصدیقؓ۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی مطہر سوانحعمری مختصر طور پر ابتدائے ولادت سے وفات شریف تک کے حالات ۔

سیرت عمرؓ۔ حضرت امیرالمومنین عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی مبارک سوانحعمری مختصر طور پر ابتدائے ولادت سے وفات شریف تک کے حالات ۔

سیرت عثمانؓ۔ حضرت امیرالمومنین عثمان ذوالنورین رضی اللہ عنہ کی معظم سوانحعمری مختصر طور پر بچوں کے لئے ابتدائے سے وفات شریف تک کے حالات ۔

سیرت علیؓ۔ حضرت امیرالمومنین علی کرم اللہ وجہہ کی مکرم سوانح عمری مختصر طور پر بچوں کے لئے ابتدائے ولادت سے وفات شریف تک کے حالات ۔

ان کتابوں کی زبان نہایت شستہ اور آسان ہے، انکے پڑھنے میں بچے کوئی دقت محسوس نہیں کرتے۔ کوئی گھر ان کتابوں سے خالی رہنا چاہئے ابتدائے عمر میں مسلمان بچوں کو یہ کتابیں پڑھانا بہت ضروری اور مفید ہے ۔

تاج کمپنی لمیٹڈ۔ قرآن منزل لاہور

بچّوں کے لئے

دلچسپ کتابیں

کوئی بال بچوں والا گھر ان کتابوں کے بغیر خالی نہ رہنا چاہیئے

باورچی شہزادہ بہت دلچسپ کتاب ہے

بابا سائیں پڑھنے کے قابل کہانی

شاہی موچی بہت دلفریب کہانی

بیوقوف بیوی بار بار پڑھنے کے قابل

جادوگر کا پھول ایک مزیدار کہانی

گھر بسا کی بیٹی بہت پُر لطف کتاب ہے

شاہی لباس بڑا پُر لطف قصّہ

شہزادی کا تاج بیحد دلچسپ کتاب ہے

یہ آٹھ کتابیں بچوں کے لئے نہایت آسان زبان میں لکھی گئی ہیں

بچے انہیں بار بار پڑھتے اور ہر بار ایک نیا لطف حاصل کرتے ہیں

تاج کمپنی لمیٹڈ قرآن منزل لاہور

کلیم پریس کراچی

تاج کمپنی لمیٹڈ
لاہور و کراچی

تاج کمپنی لمیٹڈ

لاہور و کراچی